MD. SALEEM
9394025087
Off. : 8801809773
Sigma Printers
All kinds of Graphic Designing & Printing Works
LOGO CREATION | FLYERS & BROCHURES | FLEX BANNERS | STANDLY | VISITING CARDS
WEDDING CARDS | LETTER HEADS | T-SHIRTS PRINTING | PAMPHLETS | BILL BOOKS, ETC.
newsigmaprinters@gmail.com
: 22-8-45/13, Jamal Market, Chatta Bazar, Hyderabad-02. (T.S.)

R.N.I.No.APURD/2013/54302
حیدرآباد
ہفتہ روزہ
فلکنما نیوز
FALAKNUMA NEWS
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly
Hyderabad.

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G: M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW: BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۲۱/ اپریل ۲۰۲۵ء DATE:21-04-2025 جلد(13) شمارہ(15) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

ٹوکیو ریور فرنٹ کا معائنہ، موسیٰ بحالی، میٹرو اور دیگر پروجیکٹس حیدرآباد کیلئے اہم: چیف منسٹر ریونت ریڈی

حیدرآباد: چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے ہفتہ کے روز جاپان میں جاپان تلنگو فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پروگرام میں شرکت کی، جہاں انہوں نے کہا کہ تلنگانہ نے آئی ٹی اور فارما شعبوں میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے اور ریاست میں ایک ڈرائی پورٹ قائم کرنے کے منصوبہ بنایا گیا ہے۔انہوں نے جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو کے ریور فرنٹ کا دورہ کر کے وہاں کی سہولیات کا جائزہ لیا اور کہا کہ پانی ہماری ثقافت اور ترقی کی علامت ہے۔انہوں نے کہا کہ کچھ سیاسی طاقتیں موسیٰ بحالی پروجیکٹ میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہیں جبکہ دہلی میں آلودگی کی سنگینی کے باعث تعلیمی ادارے بند کیے جا رہے ہیں، ایسے میں ہمیں دہلی کی صورتحال سے سبق لینا چاہیے۔حکومت نے حیدرآباد میں موسیٰ ندی کی بحالی کا فیصلہ اسی پس منظر میں کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ موسیٰ پروجیکٹ، میٹرو ریل کی توسیع، ریجنل رنگ روڈ اور ریڈیل روڈز تلنگانہ کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ ریاستی حکومت تلنگانہ میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری، صنعتی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی خواہاں ہے اور عوام سے ریاست کی ترقی میں تعاون کرنے اور تجاویز پیش کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم پہلے ہی اپنی ریاست کی ترقی سے پرجوش لمحات محسوس کر رہے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ تلنگانہ رائزنگ اقدام کے تحت، چیف منسٹر اے ریونت ریڈی کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ٹوکیو واٹر فرنٹ کا دورہ کیا تاکہ عالمی سطح پر دریا کے کنارے کی ترقی کے بہترین طریقوں کا مطالعہ کیا جا سکے، جنہیں حیدرآباد کے مجوزہ دریا موسیٰ کی صفائی کے منصوبہ میں اپنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔اس دورے کا مرکز دریا سمیڈا جو ٹوکیو کے وسطی علاقہ سے گزرتا ہے اور جو سالوں کی منظم ترقی کے بعد ایک متحرک شہری مرکز بن چکا ہے۔تلنگانہ وفد نے دریا سمیڈا کے کناروں کی تبدیلی کے ماڈل کا بغور معائنہ کیا، جس میں پانی کے بہاؤ کے نظام، دریا کے کناروں کے ساتھ بنائے گئے طویل پل، بلند راہداریوں، اور اس کی معاون شہری انفراسٹرکچر شامل تھے، جنہوں نے مجموعی طور پر ٹوکیو کے شہری منظرنامہ کو نیا رنگ دیا ہے۔حکام نے بتایا کہ اس مطالعاتی دورے کا تلنگانہ کے لیے خاص طور پر اہمیت ہے کیونکہ موسیٰ ندی کی ترقیاتی منصوبہ بندی ابھی اپنے تصوری مرحلہ میں ہے۔ٹوکیو سے حاصل کی گئی بصیرت اب موسیٰ ندی پروجیکٹ کی منصوبہ بندی، ڈیزائن، اور عمل درآمد کے دوران مدنظر رکھی جائے گی تاکہ یہاں عالمی معیار کی پائیداری، جمالیات اور شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ دورے کے دوران، ریونت ریڈی اور ان کی ٹیم نے ٹوکیو کے دریا کے کنارے کے مختلف حصوں کا معائنہ کیا اور نقل و حمل، سیاحت اور ماحولیاتی بحالی کے انضمام کا مشاہدہ کیا۔اس سفر کا مقصد یہ سمجھنا تھا کہ کس طرح عالمی سطح کے شہر دریا کے کناروں کو شہری سرگرمیوں، ثقافت کے مراکز میں تبدیل کرتے ہیں۔تلنگانہ حکومت نے کہا ہے کہ اس کا مقصد حیدرآباد کے موسیٰ ندی کو ایک زندہ اور پائیدار عوامی مقام میں تبدیل کرنا ہے، جس کے لیے وہ ٹوکیو جیسے کامیاب عالمی ماڈلز سے تحریک حاصل کی جا رہی ہے۔ریاست اس منصوبہ میں جدید ترین ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کے لیے شراکت داریوں اور تکنیکی تعاون کی تلاش بھی کر رہی ہے۔

راجیو یووا وِکاسم اسکیم: 16.23 لاکھ درخواستیں وصول

اقلیتی کارپوریشن کو 2,04,202 درخواستیں، سب سے زیادہ بی سی، سب سے کم کرسچین درخواستیں

حیدرآباد۔حکومت کی جانب سے بیروزگار نوجوانوں کو خود روزگار فراہم کرنے کیلئے متعارف کردہ ''راجیو یووا وکاسم اسکیم'' پر غیر متوقع ردعمل حاصل ہوا۔ چار ہفتوں میں جملہ 16.23 لاکھ درخواستیں وصول ہوئیں، ان میں سب سے زیادہ بی سی کارپوریشن کے 8 لاکھ درخواستیں وصول ہوئیں۔ سال 2025-26ء کے ریاستی بجٹ میں حکومت نے اس اسکیم کیلئے 6 ہزار کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔زیادہ سے زیادہ 4 لاکھ روپے تک مالی امداد فراہم کرنے کا حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔17 مارچ سے 14 اپریل کی رات 59:11 منٹ تک 16,23,764 درخواستیں وصول ہوئی ہیں۔ عہدیدار ان درخواستوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ عہدیداروں کی جانب سے ان درخواستوں کو چار زمروں میں تقسیم کیا گیا۔یونٹ کی قدر کے لحاظ سے درخواستوں کی تقسیم عمل میں لائی گئی ہے۔ 50 ہزار روپے مالی امداد کیلئے وصول ہونے والی امداد کو پہلا زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ ایک لاکھ روپے تک کی درخواستوں کو دوسرے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ایک لاکھ تا 2 لاکھ روپے تک کی درخواستوں کو تیسرے زمرے میں شامل کیا گیا ہے جبکہ 2 لاکھ تا 4 لاکھ روپے تک کی درخواستوں کو چوتھے زمرہ میں رکھا گیا ہے۔تازہ طور پر وصول ہونے والی درخواستوں میں سب سے کم پہلے زمرے میں 39,401 درخواستیں وصول ہوئی ہیں۔اس کے بعد دوسرے زمرے میں 93,233 درخواستیں، تیسرے زمرے میں 24 لاکھ 9,434 درخواستیں اور چوتھے زمرے میں 12 لاکھ 41 ہزار 696 درخواستیں وصول ہوئی ہیں۔ درخواست داخل کرنے والوں کی عمریں 21 تا 55 سال ہیں۔ زرعی شعبہ کیلئے درخواست دینے والوں کی عمر 60 سال تک بھی ہے۔ وصول ہونے والی درخواستوں کا منڈل سطح کی کمیٹیاں جائزہ لے رہی ہیں۔

دونوں شہروں میں خوفناک بارش' طوفانی ہوائیں' برقی نظام درہم برہم

کئی مقامات پر درخت اکھڑ گئے۔اہم سڑکوں پر کئی گھنٹوں تک ٹریفک جام۔شہر کے بیشتر علاقہ رات تک تاریک۔عابڈز پر کرین گر پڑا

حیدرآباد ۔دونوں شہروں حیدرآباد و سکندرآباد و بیشتر اضلاع میں تیز ہواو?ں کے شدید و موسلا دھار بارش نے سڑکوں کو جھیل میں تبدیل کردیا اور کئی مقامات پر درختوں کے گرنے اور پانی جمع ہونے سے گھنٹوں ٹریفک جام ہوگئی۔نواحی علاقوں میں بالخصوص مادھاپور' گچی باو?لی مدینہ گوڑہ میں بارش سے قبل انتہائی خطرناک ا?ندھی دیکھی گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اس کی رفتار 60 تا 70 کیلو میٹر ریکارڈ کی گئی ہے۔ دونوں شہروں میں موسلادھار بارش کے دوران نصف سے زیادہ شہر میں برقی سربراہی منقطع ہوگئی اور کئی گھنٹوں تک برقی سربراہی منقطع رہنے سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔محکمہ موسمیات کی پیش قیاسی کے مطابق جمعہ کی سہ پہر اچانک مطلع ابرا?لود ہوگیا جبکہ سہ پہر سے قبل تک بھی بارش کے کوئی ا?ثار نہیں تھے اور شدید دھوپ تھی اور درجہ حرارت میں اضافہ دیکھا گیا۔سہ پہر کے بعد نواحی علاقوں کوکٹ پلی' ونستھلی پورم' ایل بی نگر' مادھاپور' بی ایچ ای ایل میں بارش کا سلسلہ شروع ہوا لیکن شام 6 بجے دونوں شہروں کے بیشتر علاقوں میں بادل پھٹ پڑے۔شہر میں شدید بارش اور خوفناک گھن گرج و تیز ہواو?ں کے سبب کئی مقامات پر درختوں کے گرنے کی شکایات ملیں اور مجلس بلدیہ عظیم تر حیدرا?باد نے ڈی ا?ر ایف عملہ کو متحرک کرکے جن سڑکوں پر درخت گرے تھے انہیں ہٹانے کے اقدامات کا ا?غاز کیا۔ غیر موسمی بارش کے نتیجہ میں کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے کی شکایات ملیں اور ان کی یکسوئی کیلئے بلدیہ کے ایمرجنسی عملہ کو متحرک کردیا گیا۔ بیگم پیٹ' پنجہ گٹہ' کوٹھی' مادھاپور' حسین ساگر' بشیر باغ' حمایت نگر' لکڑی کا پل' مانصاحب ٹینک' نامپلی' شاہ علی بنڈہ' تالاب کٹہ' فلک نما' سنتوش نگر' عیدی بازار' صنعت نگر' چندرائن گٹہ' حافظ بابا نگر' ملک پیٹ' عنبر پیٹ' باغ لنگم پلی' ودیا نگر' وکاچی گوڑہ میں پانی جمع ہونے کے سبب گھنٹوں ٹریفک جام رہی۔ بلدیہ حکام نے بتایا کہ تیز ہواو?ں اور ا?ندھی جیسی صورتحال کے سبب کئی مقامات پر ہورڈنگس اور فلیکس گرنے کے واقعات پیش ا?ئے اور بعض مقامات پر برقی تاروں کے گرنے سے سربراہی منقطع ہوگئی۔ کئی علاقوں میں تیز ہواو?ں سے سربراہی منعقطع ہوئی ہے۔تیز ہواوں کے سبب برقی کا سارا نظام ہی درہم برہم ہوکر رہ گیا۔شہر کے بیشتر علاقوں میں رات دیر گئے تک بھی برقی سربراہی بحال نہیں ہو پائی تھی۔ کچھ علاقوں میں رات 9.30 بجے کے بعد برقی بحال ہوئی جبکہ کئی علاقہ اس وقت تک بھی تاریکی میں ڈوبے رہے۔عابڈز پر ایک زیر تعمیر عمارت کے قریب ایک بڑا کرین بھی تیز ہواوں کے سبب گر پڑا۔تاہم اس میں کسی جانی نقصان یا کسی کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے تاہم کرین گرنے کی وجہ سے کچھ گاڑیوں کو نقصان ضرور پہونچا ہے۔ پرانے شہر میں رین بازار' بابا نگر' مدینہ بلڈنگ کے قریب اور نئے شہر کے کئی علاقوں میں درختوں کے گرنے سے ٹریفک میں مشکلات پیش ا?ئیں۔ پرانے شہر کے کچھ مقامات پر سڑکوں پر گھٹنوں برابر پانی جمع ہونے سے گاڑیوں کی آمد و رفت بری طرح متاثر رہی۔ خاص طور پر ریلوے برج کے نیچے پانی جمع ہوگیا تھا اور وہاں جھیل کا منظر پیش ہو رہا تھا۔ چراغ علی لین عابڈس' عابڈس بس اسٹینڈ' بیگم پیٹ' کوٹھی کے علاوہ دیگر علاقوں میں درخت گرنے کے سبب ٹریفک جام کی شکایات رہیں۔کوکا پیٹ' نظام پیٹ' ہائی ٹیک سٹی' الوال' کارخانہ' ترملگیری' سینک پوری' ای سی ا?ئی ایل' چادر گھاٹ' سعیدا?باد' چمپا پیٹ' سرور نگر' کتہ پیٹ' کے علاوہ کئی علاقوں میں موسلادھار بارش ریکارڈ کی گئی۔

Scanned with OKEN Scanner

ہفتہ روزہ
فلکنما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

وقف ترمیمی قانون پر سماعت کے وقت مسلح کپل سبل

کورٹ میں سیکڑوں وکیل اور درخواست گزاروں کی موجودگی میں دو بج کر آٹھ منٹ پر سماعت کی شروعات۔ اور چیف جسٹس کھنہ کا پہلا سوال ”کیا یہ بہتر ہوگا کہ معاملہ ہائی کورٹ بھیج دیا جائے؟

معقول سوال لیکن بنیاد بہت خطرناک، اسے ہائی کورٹس بھیجنے سے لڑائی بکھر جاتی عدالت میں بڑی طاقت بن ایک ساتھ گونج رہی 73 درخواستیں ٹکڑوں میں بکھر جاتیں۔ لیکن تھوڑے توقف کے بعد، آبروئے عدل وانصاف کمزوروں، مظلوموں اور اقلیتوں کی مضبوط آواز اور مرد جمہوریت کپل سبل اٹھے، اس طرح وہ خاموشی ٹوٹی اور وہ گویا ہوئے۔

”مائی لارڈ، یہ وقف کی زمین کا مسئلہ نہیں۔ اسلام کی روح کی شناخت کا مسئلہ ہے۔ یہ ہماری مساجد، قبرستانوں، مدرسوں کی حفاظت کا معاملہ ہے۔ اور سب سے اہم یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 25، 26، 29، اور 30 کی حفاظت کا معاملہ ہے۔ اسے ہائی کورٹ بھیج کر ٹکڑے نہ کیجیے۔ یہ انصاف کا مسئلہ ہے اسے یہیں سنیے اور یہیں فیصلہ کیجیے۔“ پوری عدالت میں سناٹا۔

تھوڑی دیر میں بحث سب سے اہم اور متنازعہ حصہ یعنی دفعہ (3 آر) وقف بائی یوزر پر پہنچی اور پھر سنجیدگی و متانت اور اعتماد سے بھرپور آواز ججز اور دیگر لوگوں کے کانوں سے ٹکرائی اور لوگوں کے دل و دماغ کو جھنجھوڑ کر دم لیا“ کہ وہ زمین ہے جس پر صدیوں سے لوگ نماز پڑھتے، دعائیں کرتے، تعزیت پڑھتے، قبریں بناتے آئے ہیں اگر وہ حکومت کے ریکارڈ میں نہیں ہے تو اب وہ وقف نہیں مانی جائے گی؟ کیا تاریخ کو صرف ریکارڈز کا محتاج بنا دیا جائے گا؟ کیا دعاؤں کا کوئی دستاویز ہوتا ہے؟ کیا مزار پر چڑھائی جانے والی چادر کا کوئی رجسٹریشن ہوتا ہے؟“ پھر دفعہ 107 پر عدل وانصاف اور حقوق واختیارات کی بنیادوں کو منہدم کرنے والی شق کہ اس قانون کے مطابق اگر کوئی ۱۲ رسال سے کسی وقف زمین پر قابض ہے، تو اب اسے چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ کیا اب قبضہ ہی انصاف ہے؟ کیا جو مسجد کل تک آپ کی تھی، آج اگر کوئی اسے دبا لے، اور آپ بول نہ سکیں، تو وہ مسجد اب آپ کی نہیں؟ کیا انصاف کی بھی ایکسپائری ڈیٹ ہوتی ہے“

بینچ کا ایک حد تک اعتراف کہ کچھ دفعات کو لے کر آئینی تشویش بجا، لیکن یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ہر معاملے کو ’ورثہ‘ نہ مان لیا جائے۔ لیکن مجاہد عدل وانصاف اور مظلوموں کی بھرائی ہوئی آواز خاموش نہیں بلکہ فریاد رس کہ ”قبرستان، مسجد، مدرسہ یہ ورثہ نہیں، ذمہ داری ہیں۔ یہ عمارتیں نہیں، ہماری عبادت ہیں اور ان پر ہمارا حق ہے یہ ہم سے کوئی کلکٹر یا رجسٹرار نہیں چھین سکتا۔“

اور اس طرح کورٹ میں موجود لوگوں نے انصاف کی سانسیں سنیں، ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح یہ اوپر والے پر بھروسہ کر کے اس قدر اعتماد سے لبریز ہے اور اسے یقین ہے کہ اصل انصاف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ کہہ رہے ہیں:

”بس ہمیں سنا جائے اور صحیح فیصلہ ہو جائے“ وہ حق کے لئے مسلح ہو کر آیا تھا لیکن اس کے ہتھیار دستاویزات تھے، دلیلیں تھیں، ملک کا آئین اور اس کی شقیں اور سپریم کورٹ کے پرانے فیصلے تھے۔

حج: تزکیۂ نفس اور سلوکِ ربانی کا پہلا قدم

یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ حج اسلام کے ان پانچ ستونوں میں سے ایک ہے جن پر دین کی عمارت قائم ہے۔ یہ وہ عبادت ہے جس میں مالی، جسمانی اور روحانی تمام پہلو اپنی جامع ترین شکل میں جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مبارک سفر ہے جس کا ہر قدم تقربِ الٰہی، اطاعتِ نبوی اور امتِ مسلمہ کی وحدت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس عظیم فریضے کی ادائیگی محض چند ظاہری افعال کی تکمیل کا نام ہے؟ کیا محض احرام باندھ کر لبیک کہنا، طواف اور سعی کرنا، عرفات میں وقوف اور جمرات کو کنکریاں مارنا، اس عبادت کی روح کو حاصل کر لینے کے لیے کافی ہے؟ یقیناً نہیں!

اس حقیقت کو اگر نظر انداز کیا گیا تو حج محض ایک رسمی عبادت بن کر رہ جائے گا، جس کے اثرات نہ دل پر ہوں گے، نہ زندگی پر۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں حج تربیتی کیمپوں کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ کیمپ صرف معلومات کی فراہمی کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ان کا مقصد حاجی کے ذہن و دل کو اس عبادت کے لیے آمادہ کرنا ہے جو عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہوتی ہے، لیکن اگر صحیح طور پر ادا ہو جائے تو انسان کی پوری زندگی کا رخ بدل دیتی ہے۔

حج تربیتی کیمپوں کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ وہ حاجی کو نہ صرف حج کے ظاہری افعال کی ترتیب اور طریقے سکھاتے ہیں بلکہ اس عبادت کی روح اور حقیقت سے بھی روشناس کراتے ہیں۔ آج عام طور پر حج کی تیاریوں میں ہم نے جن چیزوں کو اہمیت دی ہے، وہ صرف سفری لوازمات، ہوٹل کی سہولت، ٹرانسپورٹ اور کھانے پینے کے انتظامات ہیں۔ جبکہ اس عبادت کی اصل تیاری وہ ہے جو دل و دماغ کو اللہ کی یاد، تقویٰ، عاجزی، اور بندگی کے حقیقی مفہوم سے آشنا کرے۔

تربیتی کیمپوں میں علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور تجربہ کار حضرات جس انداز سے حاجیوں کو مناسکِ حج، احکامِ شریعت اور فقہی مسائل سے روشناس کراتے ہیں، وہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو لاکھوں مسلمانوں کو گمراہی، غلطی اور جہالت سے بچا لیتا ہے۔ اگر ان کیمپوں کی رہنمائی نہ ہو تو حاجی وہی افعال جن پر حج کی قبولیت موقوف ہے، ان میں غلطی کر بیٹھے اور شاید اسے احساس بھی نہ ہو کہ اس نے کس اہم سنت کو ترک کر دیا۔

پھر یہ کیمپ صرف عبادات کی تکنیکی تفصیلات کا مجموعہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں اللہ کے حضور اخلاص، خشوع، اور تواضع پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ دلوں کو نرم کیا جاتا ہے، آنکھوں کو اشکبار کیا جاتا ہے، زبانوں کو ذکر الٰہی کی حلاوت چکھائی جاتی ہے۔ یہ وہ روحانی فضا ہے جس میں انسان دنیا کے بکھیڑوں سے نکل کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

حج کا ایک پہلو وہ بھی ہے جو امتِ مسلمہ کی اجتماعیت، اخوت، مساوات اور وحدت کا پیغام دیتا ہے۔ جب ایک سفید احرام میں ملبوس لاکھوں انسان ایک ہی میدان میں جمع ہوتے ہیں، ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہیں، ایک ہی مقصد کے لیے حرکت کرتے ہیں، تو یہ منظر بتاتا ہے کہ اسلام نے نسلی، لسانی، جغرافیائی اور معاشرتی تفریق کو کیسے مٹا دیا۔ حج تربیتی کیمپوں میں اگر ان پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے تو ہر حاجی اپنی ذات سے بلند ہو کر پوری امت کا نمائندہ بن کر بیت اللہ کی طرف رخ کرے گا۔

ان کیمپوں میں اس بات پر بھی زور دیا جاتا ہے کہ حج کے بعد انسان کی زندگی میں کیا تبدیلی آنی چاہیے۔ وہ جو بیت اللہ میں حاضر ہو کر گناہوں سے توبہ کرتا ہے، عرفات کے میدان میں ہاتھ پھیلا کر مغفرت مانگتا ہے، شیطان کو کنکریاں مار کر اپنی نفسانی خواہشات سے جنگ کا اعلان کرتا ہے، کیا وہ لوٹ کر وہی پرانی زندگی اختیار کر لے؟ تربیتی کیمپ اسی نکتے پر توجہ دلاتے ہیں کہ حج کے اثرات زندگی بھر باقی رہنے چاہئیں۔

حج کی عبادت کا ایک بڑا حصہ صبر، ایثار، قربانی اور نظم وضبط سے عبارت ہے۔ آج جب دنیا خودغرضی، جلد بازی اور انانیت کا شکار ہو چکی ہے، تو حج ایک ایسی عملی تربیت گاہ بن سکتا ہے جہاں انسان دوسروں کے لیے جینا سیکھتا ہے، اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کرتا ہے، اور سچائی، دیانت اور خلوص کی روش اختیار کرتا ہے۔ تربیتی کیمپوں میں اگر ان اوصاف پر بھی روشنی ڈالی جائے تو حج کا پیغام زندگی کے ہر گوشے میں نمایاں ہوگا۔ یہ کیمپ حاجیوں کو اس بات کی بھی ترغیب دیتے ہیں کہ وہ اپنی عبادت کو دکھاوا، ریاکاری اور فخر وغرور سے بچائیں۔ کیونکہ حج جیسی عبادت، اگر خالص نہ ہو، تو نجات کا ذریعہ نہیں بنتی بلکہ وبالِ جان بن جاتی ہے۔ ایک حاجی جو طواف کے دوران دوسروں کو دھکے دے، سعی میں شور شرابہ کرے، منیٰ اور عرفات میں فتنہ وفساد کا سبب بنے، وہ دراصل حج کے مقصد ہی کو فوت کر دیتا ہے۔

حج تربیتی کیمپ ایک معنوی درسگاہ ہیں جہاں سے حاجی صرف علم ہی نہیں بلکہ روحانی بصیرت لے کر نکلتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ طواف صرف خانہ کعبہ کے گرد نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے گرد گھومنے کا نام ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سعی صرف صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کا عمل نہیں بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ ایک مومن کو اپنی کوشش کبھی ترک نہیں کرنی چاہیے، چاہے ظاہری اسباب نظر نہ آئیں۔ یہ بھی قابل توجہ ہے کہ ان کیمپوں کے ذریعے بہت سے ایسے حضرات جو علمی طور پر کمزور ہوتے ہیں، انہیں دین کے بنیادی احکام بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ ان تربیتی مجالس میں شرکاء کی اصلاح اس قدر ہو جاتی ہے کہ وہ صرف حاجی بن کر نہیں بلکہ مبلغِ دین بن کر واپس لوٹتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان حج تربیتی کیمپوں کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے، ان میں صرف علمائے دین ہی نہیں بلکہ ماہر نفسیات، تربیت یافتہ منتظمین، اور تجربہ کار افراد کو بھی شامل کیا جائے جو حاجیوں کی ہر پہلو سے رہنمائی کریں۔ یہ تربیت کسی مدرسے یا یونیورسٹی کی کلاس نہیں بلکہ ایک روحانی مشن ہے، جو فرد کو بدل کر ایک بہتر انسان، بہتر مومن، اور بہتر شہری بنا دیتا ہے۔

حج کا مہینہ قریب آ رہا ہے۔ ہزاروں لاکھوں افراد اپنی زندگی کا سب سے مقدس سفر کرنے جا رہے ہیں۔ ان کے لیے دعا بھی کیجیے، اور ان کی رہنمائی کا سامان بھی فراہم کیجیے۔ تربیتی کیمپوں کو اپنی پوری قوت، اخلاص اور مہارت کے ساتھ کامیاب بنائیے، تاکہ ہر حاجی اللہ کا مہمان بن کر واپس لوٹے اور اس کے وجود سے نہ صرف اس کا اپنا گھر بلکہ پورا معاشرہ منور ہو جائے۔

چیف منسٹر ریونت ریڈی نے عثمانیہ ہاسپٹل کے ڈاکٹرس کی ستائش کی

حیدرآباد/ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کے ڈاکٹرس کی ستائش کی جنہوں نے ایک پیچیدہ سرجری کرتے ہوئے نوجوان کی جان بچائی۔ سوشیل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ریونت ریڈی نے لکھا کہ سرکاری دواخانوں کے بارے میں عام طور پر عوام میں منفی رائے پائی جاتی ہے تاہم عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کے ڈاکٹرس نے اپنے جذبہ انسانی خدمت کا ثبوت دیا اور ناممکن کو ممکن بنایا۔ چیف منسٹر نے ڈاکٹر اے رنگا، ڈاکٹر وکرم اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دی اور کہا کہ دیگر سرکاری ہاسپٹلس کے ڈاکٹرس کیلئے یہ مثال ہے۔ 22 سالہ ہیمنت کا تعلق وشاکھاپٹنم سے ہے اسے سانس لینے میں تکلیف پر عثمانیہ ہاسپٹل میں شریک کیا گیا۔ اس سے قبل خانگی ہاسپٹل نے علاج سے انکار کیا۔ عثمانیہ ہاسپٹل کے ڈاکٹرس نے معائنوں کے بعد ایک پیچیدہ سرجری کرتے ہوئے نوجوان کی جان بچائی۔

Scanned with OKEN Scanner

بچیاں: ملت کا سرمایہ اور تربیت کی اولین ترجیح

قوموں کی تعمیر کا پہلا زینہ تعلیم ہے اور اگر اس تعلیم کی بنیاد تربیت پر استوار نہ ہو تو پھر وہ علم محض رٹے، اسناد، اور ڈگریوں کا بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔ خاص طور پر جب بات بچیوں کی ہو تو یہ معاملہ اور بھی نازک اور اہم ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ بچیاں صرف ایک فرد نہیں، وہ ایک خاندان کی معمار، نسلوں کی معلم، اور معاشرتی اقدار کی امین ہوتی ہیں۔ ان کی دینی، اخلاقی اور عصری تربیت کسی بھی مہذب اور اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔ اگر بچیاں صحیح خطوط پر تربیت پائیں تو نسلیں سنور جاتی ہیں اور اگر ان کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کی جائے تو اس کا خمیازہ صرف ایک فرد یا خاندان نہیں بلکہ پوری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔

اسلام نے عورت کو عزت و وقار کے اعلیٰ مرتبے پر فائز کیا ہے، اور بچیوں کی پرورش و تربیت کو والدین کے لیے ایک دینی فریضہ قرار دیا ہے۔ قرآن کی آیات ہوں یا نبی اکرمؐ کی احادیث، ہر جگہ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک، ان کی تعلیم و تربیت اور ان کے حقوق کا تذکرہ ملتا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، انہیں تعلیم دے اور ان کی پرورش کرے، تو وہ اس کے لیے جنت کا سبب بنیں گی۔'' یہ حدیث ہمیں ایک واضح پیغام دیتی ہے کہ بچیوں کی تعلیم و تربیت صرف ایک سماجی ضرورت نہیں، بلکہ دینی ذمہ داری بھی ہے۔

مگر افسوس کہ ہمارا معاشرہ، جو کہ خود کو اسلامی تہذیب کا علمبردار سمجھتا ہے، اب تک اس بنیادی شعور سے عاری ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت محض ایک آپشن نہیں بلکہ ایک فرض ہے۔ کہیں ثقافتی پابندیاں تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں، تو کہیں جہالت اور فرسودہ روایات بچیوں کو ان کے جائز اور شرعی حق سے محروم رکھتی ہیں۔ اگر کچھ والدین اس شعور کو اپناتے بھی ہیں تو اکثر صرف دنیاوی تعلیم کی طرف توجہ دیتے ہیں، جبکہ دینی تعلیم کو محض نماز روزے کی سطح تک محدود کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً ہم ایسی نسل تیار کرتے ہیں جو بظاہر مہذب، تعلیم یافتہ اور باشعور دکھائی دیتی ہے، مگر اس کی بنیاد میں اسلامی اقدار کا فقدان ہوتا ہے۔

آج کا دور فتنوں کا دور ہے، جہاں سوشل میڈیا، فحاشی، مغربی تہذیب کی یلغار، اور عورت کی آزادی کے نام پر بے راہ روی عام ہے۔ ایسے میں اگر ہماری بچیاں دینی شعور سے بہرہ مند نہ ہوں، شریعت کی روشنی میں سوچنے سمجھنے کی عادت نہ رکھیں، تو وہ ان فتنوں کا آسان شکار بن جائیں گی۔ صرف عصری تعلیم بچیوں کو تحفظ نہیں دے سکتی۔ اس کے لیے ان کے دل میں خوف خدا، علم دین، اور کردار کی پختگی پیدا کرنا ضروری ہے۔

بچیوں کی تربیت کا آغاز ان کے بچپن سے ہونا چاہیے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ ابھی چھوٹی ہیں، ابھی کھیلنے کودنے کی عمر ہے۔ بچیوں کی تربیت میں ماں کا کردار سب سے زیادہ اہم ہے، مگر خود ماں جب تک تربیت یافتہ نہ ہو، دینی و دنیاوی شعور نہ رکھتی ہو، وہ اپنی بیٹی کو کیا دے سکتی ہے؟ اس لیے سب سے پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ماؤں کی دینی تعلیم و تربیت کی جائے، تاکہ وہ اپنی بچیوں کے لیے بہترین رہنما بن سکیں۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قوم کی بچیوں کو محض ڈاکٹر، انجینئر، یا بینکر بنانے پر اکتفا نہ کریں، بلکہ انہیں ایسی صاحبِ کردار مسلمان عورتیں بنائیں جو دنیا کے ہر میدان میں قدم رکھیں، مگر اپنی پہچان، اپنی تہذیب، اور اپنی شریعت کے دائرے سے باہر نہ نکلیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ان کی تربیت ایسے ماحول میں ہو جہاں اسلامی اخلاقیات، دینی اصول، اور عصری تقاضے باہم مربوط ہوں۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی دینی تربیت میں اسلامی اداروں، مدارس، اور تربیتی کیمپوں کا بھی کلیدی کردار ہے۔ ایسے ادارے جو لڑکیوں کی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں دنیاوی شعور بھی دیتے ہیں، وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ صرف اسکول کی فیس بھرنے پر مطمئن نہ ہوں، بلکہ یہ دیکھیں کہ ان کی بیٹی کو کیسا علم دیا جا رہا ہے، کس قسم کا ماحول میسر ہے، اور وہ کس قسم کی شخصیت میں ڈھل رہی ہے۔ اسلامی معاشرے کی ایک خاص پہچان یہ ہے کہ وہاں عورت کو عزت کے ساتھ علم و شعور دیا جاتا ہے، نہ کہ آزادی کے نام پر بے لگام کر دیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں عورت کی آزادی کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے، وہ دراصل اس کی ذمہ داریوں سے فرار ہے۔ اسلامی تعلیم عورت کو صرف حقوق نہیں دیتی، بلکہ اس کے لیے ایک پاکیزہ، باوقار، اور متوازن کردار متعین کرتی ہے۔ یہی کردار ہم اپنی بیٹیوں کے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں، تاکہ وہ نہ صرف ایک اچھی بیٹی، ماں، اور بہن بنیں، بلکہ ایک باکردار مسلمان شہری بھی بن سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم نے آج اپنی بچیوں کی دینی تربیت کو نظرانداز کیا تو کل ہم خود اپنے ہاتھوں سے ایسی نسل تیار کریں گے جو نہ ہمیں پہچانے گی، نہ اپنے دین کو، نہ اپنے خاندان کو۔ وہ نسل جو اپنی شناخت کھو دے، وہ پھر دوسروں کی تقلید میں فنا ہو جاتی ہے۔ ہمیں ایسے ادارے، ایسے نصاب، اور ایسے تربیتی ماڈلز تیار کرنے ہوں گے جو ہماری بچیوں کو دنیا کے میدان میں کامیاب بنائیں، مگر دل میں دین کی روشنی لے کر۔ اسلام نے بچیوں کو بوجھ نہیں، رحمت قرار دیا ہے۔ آج ضرورت ہے کہ ہم اس رحمت کی قدر کریں، ان کی تعلیم و تربیت پر سرمایہ کاری کریں، اور انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ آنے والی نسلوں کی سچی رہنما بن سکیں۔ اگر ہم نے یہ کر لیا تو یقیناً وہ وقت دور نہیں جب ہمارے معاشرے کی ہر بیٹی فاطمہؓ، عائشہؓ، اسماءؓ اور رابعہ بصریؒ کی سچی وارث بنے گی۔ اور جب قوم کی بیٹیاں ایسی ہوں، تو قوموں کے مقدر بھی سنور جاتے ہیں۔

یہی پیغام وقت کا تقاضا ہے، اور یہی ہمارا دینی و ملی فریضہ بھی۔ ہمیں یہ فریضہ ادا کرنا ہے، دل سے، اخلاص سے، اور مسلسل محنت کے ساتھ۔ تبھی جا کے ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے اپنی بیٹیوں کو وہ حق دیا جو اسلام نے ان کے لیے مقرر کیا تھا، اور ہم نے اپنے کل کو اپنے آج میں محفوظ کر لیا۔

روبیو کی ماکروں سے ملاقات: کیا یورپ کھیل میں واپس آ گیا ہے؟

پیرس میں امریکی، یوکرینی اور یورپی حکام کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے بعد فرانس نے مثبت پیشرفت کا اظہار کیا ہے۔ مزید ملاقاتوں سے یوکرین کے یورپی اتحادیوں کو روس کے ساتھ امن مذاکرات کا راستہ اختیار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ امریکہ، فرانس اور یوکرین کے اعلیٰ حکام نے جمعرات 17 اپریل کو پیرس میں مذاکرات کے لیے ملاقات کی، جس میں یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے ایک بار پھر یورپی حکام کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ کی زیر قیادت جنگ بندی کی یہ کوششیں سست روی کا شکار ہیں۔ فرانسیسی صدر ایمانویل ماکروں نے ذاتی طور پر امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور خصوصی صدارتی نمائندے اسٹیو وِٹکوف کا استقبال کیا، جنہوں نے حال ہی میں روسی صدر ولادیمیر پوٹن سے ذاتی طور پر ملاقات کی۔ فرانسیسی حکومت کے ایک ذریعے نے مذاکرات کو 'مثبت اور تعمیری' قرار دیا اور بتایا کہ اگلے ہفتے لندن میں اہم یورپی، یوکرینی اور امریکی حکام کے ساتھ مزید بات چیت کی جائے گی۔ اس ذریعے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر صحافیوں کو بتایا، "میرا خیال ہے کہ امریکیوں کو اس انداز میں کام کرنے میں دلچسپی نظر آتی ہے۔ برطانیہ اور جرمنی کے اعلیٰ حکام کے علاوہ یوکرین کے صدارتی مشیر آندری یرماک بھی پیرس میں موجود تھے۔ مذاکرات سے قبل ماکروں کے دفتر نے کہا تھا کہ ان کا مقصد "یوکرین میں روسی جارحیت کے خاتمے کے لیے امن مذاکرات پر پیش رفت کا جائزہ لینا ہے۔

ہمیں قاتلوں پر دباؤ ڈالنا چاہیے، زیلینسکی

اس سال جنوری میں اپنی حلف برداری سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین میں جنگ کو جلد از جلد ختم کرنے کا عہد کیا تھا، جو فروری 2022 میں روس کے یوکرین پر حملے کے بعد شروع ہوئی تھی۔ عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد ٹرمپ نے یوکرین میں جنگ کے خاتمے کے لیے کریملن کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کا آغاز کر کے یورپی رہنماؤں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اور ان روایتی اتحادیوں کو نظرانداز کر دیا، جنہوں نے روس سے لڑتے ہوئے امریکہ جیسے یوکرین کو اربوں روپے دیے۔ ان مذاکرات میں ابھی تک کوئی اہم پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ چند ہفتے قبل پوٹن نے جنگ بندی کے لیے امریکہ اور یوکرین کی تجویز کو مسترد کر دیا تھا، جس پر ٹرمپ انتظامیہ نے برہمی کا اظہار کیا۔ جمعرات کے روز یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی نے پیرس میں ملاقات کرنے والوں سے کہا کہ وہ کریملن پر دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے ٹیلی گرام پر لکھا: "روس ہر دن اور ہر رات کو قتل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ ہمیں قاتلوں پر دباؤ ڈالنا ہوگا ... اس جنگ کو ختم کرنے اور دیرپا امن کی ضمانت دینے کے لیے۔ روس میں کریملن کے ترجمان دیمتری پیسکوف نے ان مذاکرات کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا، "بدقسمتی سے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپیوں کی جنگ جاری رکھنے پر توجہ مرکوز ہے۔

ٹرانس اٹلانٹک 'تجدید تعلقات

وائٹ ہاس میں ڈونلڈ ٹرمپ کی دوسری مدت کے پہلے مہینے امریکہ اور یورپ کے تعلقات کے لیے انتہائی چیلنجنگ رہے ہیں اور ایسا صرف یوکرین مذاکرات میں ہی نہیں ہوا۔ حالیہ ہفتوں میں، ایک تجارتی جنگ کا آغاز، جس میں امریکہ میں درآمد کی جانے والی تقریباً تمام اشیا پر 10 فیصد محصولات عائد کیے گئے تھے، یورپ کے لیے بھی ایک بڑا جھٹکا تھا۔ جب روبیو نے دو ہفتے قبل برسلز میں اپنے نیٹو ہم منصبوں سے ملاقات کی، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق یورپی یونین کے رکن ممالک سے ہے، تو انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ اب بھی دفاعی اتحاد اور اس کے یورپی شراکت داروں کی قدر کرتا ہے، لیکن بہت سے اتحادیوں نے ٹرمپ کے محصولات اور امریکہ کی جانب سے جی ڈی پی کا پانچ فیصد دفاع پر خرچ کرنے پر ناراضی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سے ٹرمپ انتظامیہ تجارتی اقدامات کے حوالے سے اپنے سخت بیانات سے پیچھے ہٹ گئی ہے اور اس حوالے سے مذاکرات کے لیے تین ماہ کے وقفے کی بات کر رہی ہے۔ اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی کے جمعرات 17 اپریل کو واشنگٹن کے دورے کے موقع پر ٹرمپ نے کہا کہ وہ یورپی یونین کے ساتھ تجارتی معاہدے کی توقع کر رہے ہیں، جو ممکنہ طور پر محصولات کے تنازعے سے نکلنے کا اشارہ ہے۔

کیا یورپ دوبارہ اہمیت حاصل کر رہا ہے؟

چونکہ امریکہ یوکرین سے دور ہو رہا ہے اور روس کے ساتھ ممکنہ مفاہمت کو فروغ دے رہا ہے، اس موقع پر ماکروں، برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے ساتھ مل کر قریب 30 ممالک کے ایک گروپ کے طور پر یوکرین کے حوالے سے ممکنہ خلا کو پر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ دونوں رہنما بین الاقوامی فوجیوں پر مشتمل ایک "ری اشورنس فورس کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، تاکہ جنگ کے بعد کے منظرنامے میں مزید روسی دراندازی کو روکنے کو یقینی بنایا جا سکے۔ کریملن نے اس اقدام کو اشتعال انگیزی قرار دیا ہے۔ تاہم نیٹو ممالک کے بہت سے عہدے داروں کا خیال ہے کہ اس طرح کی فورس کو قابل عمل ہونے کے لیے کسی نہ کسی طرح کی امریکی حمایت کی ضرورت ہوگی۔ لندن میں فالو اپ مذاکرات کے بارے میں بتانے والے فرانسیسی حکومت کے اسی ذریعے کے مطابق انہیں یقین ہے کہ امریکہ نے حالیہ ہفتوں میں 'فرانکو-برطانوی اقدام کو بہت سراہا ہے۔ یورپی عہدے داروں کے لیے جمعرات کو ہونے والے مذاکرات نے، تعطل کے شکار مذاکرات میں خود کو مکمل طور پر دوبارہ شامل کرنے اور انہیں اپنے حق میں ڈھالنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ مذاکرات کے دوران پیش کی گئی کچھ شرائط یوکرین اور یورپی یونین دونوں کے لیے ناقابل قبول رہی ہیں۔ یورپی یونین کے ایک سفارت کار نے مذاکرات شروع ہونے سے قبل نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا تھا کہ یہ پہلا اچھا قدم ہے: "یہ اس پر بہت زیادہ منحصر ہے ... کہ وہ یورپیوں کو مستقبل میں مذاکرات میں کس طرح مؤثر طور پر شامل کرتے ہیں۔ لیکن یورپی کونسل برائے خارجہ تعلقات کی تجزیہ کار میری ڈومولین معاملات کو قدرے مختلف انداز میں دیکھتی ہیں۔ انہوں نے ڈی ڈبلیو کو بتایا، "میرے لیے یہ ملاقات یورپیوں کے بارے میں ہے، جو امریکہ کو یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ یوکرین کے مستقبل اور یوکرین کے مستقبل کی سلامتی میں کس طرح اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا، "اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ امریکہ یہ سمجھ رہا ہے کہ یورپیوں کو مستقبل کے معاہدے میں شامل ہونے کی ضرورت ہوگی، جو روسی پہلے ہی واضح کر چکے ہیں۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ ہم اسے ایک طرح کی مفاہمت کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

جاپان کی نامور کمپنیوں کو سرمایہ کاری کیلئے چیف منسٹر ریونت ریڈی کی دعوت

ٹوکیو میں معاشی پارٹنر شپ روڈ شو، انفرااسٹرکچر اور ٹیالنٹ کی فراہمی کا تیقن، فیوچر سٹی اور موسی ریور فرنٹ پراجکٹ پر ویڈیو پریزنٹیشن

حیدرآباد۔/تلنگانہ میں سرمایہ کاری کو عالمی سطح پر فروغ دینے کی مہم کے تحت جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں چیف منسٹر ریونت ریڈی کی زیر قیادت تلنگانہ رائزنگ ٹیم نے انڈیا۔ جاپان اکنامک پارٹنر شپ روڈ شو کا اہتمام کیا جس میں جاپان کی 150 سے زائد نامور کمپنیوں اور اداروں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے جاپانی کمپنیوں اور صنعت کاروں کو تلنگانہ میں سرمایہ کاری کی دعوت دی اور کہا کہ سرمایہ کاری کے ذریعہ وہ تلنگانہ کو چین کے متبادل کے طور پر پائیں گے۔ حیدرآباد کو وہ اپنے آبائی مقام کے طور پر محسوس کریں گے۔ چیف منسٹر نے جاپانی صنعتکاروں کو تلنگانہ میں اپنی سرگرمیوں کے آغاز کی پُرخلوص دعوت دی اور انہیں حکومت کی جانب سے بہتر سہولتوں اور مراعات کا یقین دلایا۔ دارالحکومت ٹوکیو کی امپیریل ہوٹل میں اعلیٰ سطحی انوسٹمنٹ روڈ شو کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے جاپان کی نامور کمپنیوں کے سربراہوں اور نمائندوں سے ملاقات کی اور تلنگانہ میں سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول کی تفصیلات پیش کی۔ چیف منسٹر نے اپنی تقریر کا آغاز جاپانی زبان میں خیر مقدم کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تلنگانہ عوام کی جانب سے جاپانی صنعت کاروں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ تلنگانہ ہندوستان کی کم عمر اور تیزی سے ترقی کرنے والی ریاست بن چکی ہے۔ جاپان کو سورج کے طلوع ہونے کی سرزمین کے طور پر شناخت حاصل ہے جبکہ تلنگانہ حکومت کا ویژن ''تلنگانہ رائزنگ'' ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ رائزنگ سن کی سرزمین پر تلنگانہ رائزنگ نے قدم رکھا ہے۔ دورہ جاپان کا حوالہ دیتے ہوئے ریونت ریڈی نے کہا کہ مجھے ٹوکیو آمد پر خوشی ہے، آپ کا یہ شہر عظیم تاریخ رکھتا ہے اور انفرااسٹرکچر کی سہولتوں میں نمایاں ہے۔ جاپان کے عوام بھی انتہائی مخلص اور پابند ڈسپلن کے ساتھ ساتھ قابل احترام ہیں۔ میں نے حیدرآباد کی ترقی کے سلسلہ میں جاپان کے ٹوکیو شہر سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ جاپان میں ہندوستان کے سفیر سیبی جارج نے جاپانی مندوبین کا خیر مقدم کیا اور ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی اور معاشی رشتوں کے استحکام پر زور دیا۔ جیٹرو بنگلور کے ڈائرکٹر جنرل توشی ہیرو نیزوتانی نے خطاب کرتے ہوئے تلنگانہ کے ساتھ اشتراک کے امکانات پر روشنی ڈالی۔ تلنگانہ حکومت کے دو اہم پراجکٹس فیوچر سٹی اور موسی ریور فرنٹ کے بارے میں پروموشنل ویڈیوز پیش کئے گئے۔ تلنگانہ حکومت نیٹ زیرو انڈسٹریل سٹی کے طور پر فیوچر سٹی کو ترقی دینا چاہتی ہے جبکہ دریاؤں کی ترقی سے متعلق پراجکٹ کے طور پر موسی ریور فرنٹ ڈیولپمنٹ پراجکٹ تیار کیا گیا۔ اسپیشل چیف سکریٹری انڈسٹریز جیش رنجن نے جاپانی کمپنیوں کی آرٹیفیشل انٹلیجنس، الیکٹرانک، ٹیکسٹائیل، گرین انرجی جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری کے امکانات سے واقف کرایا۔ ریونت ریڈی نے کلیدی خطبہ میں صنعت کاروں کا خیر مقدم کرکے کہا کہ ہم عالمی معیار کی انفرااسٹرکچر کے علاوہ قابل و ماہر ٹیالنٹ اور واضح و مستحکم پالیسیوں کا بھروسہ دلاتے ہیں جس کے نتیجہ میں آپ کی سرمایہ کاری سود مند ثابت ہوگی۔ لائف سائنسیس، الیکٹرانکس، اِنرجی، فوڈ پروسیسنگ، ٹیکسٹائیل اور دیگر شعبہ جات میں ہندوستان اور جاپان میں بہتر اشتراک کا چیف منسٹر نے حوالہ دیا۔ اِکنامک پارٹنر شپ روڈ شو میں تلنگانہ کی جانب سے پیش کئے گئے پریزنٹیشن سے جاپانی مندوبین کافی متاثر ہوئے اور روڈ شو کے بعد تلنگانہ کے وفد سے جاپانی صنعت کاروں نے انفرادی ملاقات کی اور سرمایہ کاری کے شعبہ جات پر تبادلہ خیال کیا۔

رضاکاروں کے نام پر بی جے پی آخر کب تک سیاست کرے گی: مہیش کمار گوڑ

ایم ایل سی الیکشن کو فرقہ وارانہ رنگ دینا افسوسناک، مرکز سے فنڈز کے حصول کا کشن ریڈی سے مطالبہ

حیدرآباد۔/صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی مذہب اور ذات پات کی بنیاد پر سیاست کرکے فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ گاندھی بھون میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے مہیش کمار گوڑ نے مرکزی وزیر کشن ریڈی کے اس بیان پر سخت تنقید کی جس میں انہوں نے کہا کہ حیدرآباد مجالس مقامی ایم ایل سی نشست پر مجلس کی کامیابی سے حیدرآباد میں رضاکاروں کا دوبارہ احیاء عمل میں آئے گا۔ مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ بی جے پی قائدین کیلئے صبح ہوتے ہی رضاکار اور دیگر حساس مسائل کے سواء کچھ نہیں آتا۔ انہوں نے سوال کیا کہ ایم ایل سی نشست کے الیکشن کا رضاکار سے کیا تعلق ہے۔ رضاکاروں کو ختم ہوئے طویل عرصہ ہو چکا ہے لیکن بی جے پی ابھی بھی ان کے نام پر سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کشن ریڈی آخر کب تک رضاکاروں کے نام پر سیاسی مقصد براری کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے پاس رضاکار کے علاوہ کوئی ترقیاتی ایجنڈہ نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ رضاکار کو چھوڑ کر کیا بی جے پی ترقی کے بارے میں بھی بات کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجالس مقامی ایم ایل سی نشست پر کانگریس کے مقابلہ نہ کرنے پر بی جے پی تنقید کر رہی ہے۔ مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ کانگریس کے پاس کامیابی کیلئے عددی طاقت نہیں ہے لہذا وہ مقابلہ سے دور ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ بی جے پی کن بنیادوں پر ایم ایل سی الیکشن میں حصہ لے رہی ہے حالانکہ اس کے پاس بھی عددی طاقت نہیں ہے۔ مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ شائد بی آر ایس کے بھروسہ پر بی جے پی نے مقابلہ کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس نے گذشتہ دس برسوں میں مرکزی حکومت کے ہر فیصلہ کی تائید کی تھی۔ الیکشن میں دونوں پارٹیاں ملکر کام کرتی ہیں لیکن الیکشن کے بعد خود کو ایک دوسرے کا مخالف ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ریاست کے نوجوان باشعور ہیں اور وہ بی جے پی کی فرقہ وارانہ سیاست کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ مہیش کمار گوڑ نے واضح کیا کہ مجلس کا کانگریس سے کوئی تعلق نہیں اور کانگریس پارٹی نے اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات میں تنہا مقابلہ کیا ہے۔ انہوں نے کشن ریڈی اور بی جے پی ارکان پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا کہ وہ مرکز سے تلنگانہ کیلئے فنڈز کے حصول کی مساعی کریں۔ انہوں نے کشن ریڈی سے سوال کیا کہ تلنگانہ کیلئے مرکز سے ایک بھی پراجکٹ حاصل کیا ہو یا پھر فنڈز حاصل کئے ہوں تو تفصیلات عوام کے روبرو پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کشن ریڈی کُل جماعتی وفد کے ساتھ وزیر اعظم سے ملاقات کا منصوبہ بنائیں تو کانگریس وفد میں شامل ہوگی تاکہ مرکز سے فنڈز حاصل ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ میٹرو ریل، موسی ریور فرنٹ اور دیگر پراجکٹس کیلئے وزیر اعظم سے نمائندگی کی جانی چاہیئے۔

پارٹی حدود کی خلاف ورزی پر قائدین کو کارروائی کا انتباہ

چیوڑلہ اور ظہیرآباد لوک سبھا حلقہ جات کا اجلاس، میناکشی نٹراجن اور مہیش کمار گوڑ کی شرکت

حیدرآباد۔ اے آئی سی سی انچارج تلنگانہ میناکشی نٹراجن نے آج چیوڑلہ اور ظہیرآباد لوک سبھا حلقہ جات سے تعلق رکھنے والے قائدین کا اجلاس طلب کرتے ہوئے پارٹی کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ، اے آئی سی سی سکریٹریز وشنوناتھ، وشواناتھن، ریاستی وزیر دامودھر راج نرسمہا، حکومت کے مشیر محمد علی شبیر، سابق وزیر ڈاکٹر جے گیتا ریڈی اور عوامی نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ میناکشی نٹراجن نے پارٹی قائدین کو ہدایت دی کہ وہ حکومت کی اسکیمات کو عوام تک پہنچانے میں اہم رول ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور پارٹی کے درمیان بہتر تال میل کیلئے وہ مساعی کریں گی تاکہ مقامی کانگریس قائدین کی شکایات کی یکسوئی ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقی کارکنوں کو پارٹی اور حکومت میں عہدے دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکیمات پر موثر عمل آوری اور مجالس مقامی کے انتخابات میں پارٹی کی کامیابی کی بنیاد پر ذمہ داریاں دی جائیں گی۔ انہوں نے قائدین سے کہا کہ وہ ڈسپلن برقرار رکھیں اور پارٹی اور حکومت کے امور پر میڈیا میں اظہار خیال سے گریز کریں۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ کانگریس حکومت ترقی اور فلاح و بہبود کے ایجنڈہ پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو قائدین پارٹی حدود سے تجاوز کریں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اسکیمات کو گھر گھر پہنچانا قائدین کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی سی تحفظات، ایس سی زمرہ بندی، باریک چاول کی سربراہی اور بھوبھارتی قانون کے بارے میں عوام میں شعور بیداری پر توجہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ حکومت کی اسکیمات ملک میں منفرد ہیں۔ جئے بھیم، جئے باپو اور جئے سمویدھان مہم کے تحت پارلیمانی حلقہ جات میں پروگرامس منعقد کرنے کی ہدایت دی گئی۔ قائدین نے کہا کہ چیوڑلہ اور ظہیرآباد لوک سبھا حلقہ جات میں کانگریس پارٹی کا موقف مستحکم ہے۔ انہوں نے عوام تک رسائی کیلئے حکومت اور پارٹی کے درمیان بہتر تال میل کا مشورہ دیا۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS
#22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner